مرجعیّت



تالیف

سید مختار عابد (سیف سونوی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا علی الاعلیٰ

مرجعیّت

ماضی اور مستقبل

حالاتِ زندگی

مرجع عالیقدر، عالم الرّبّانی، حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ، آقائے تقدس مآب

السید امجد حسین علیہ الرحمہ سونوی

تالیف

کربلائی سید مختار عابد (سیف سونوی)

شناسنامہ

نام کتاب	مرجعیّت
تالیف	کربلائی السید مختار عابد (سیف سونوی)
اصلاح وترتیب	مؤلف
کمپوزنگ	مؤلف
سنِ اشاعت	۲۰۱۵ء
ناشر	تقدس مآب فاؤنڈیشن، فتحپور
ملنے کا پتہ	-----
قیمت	۱۵۰/روپے

خط و کتابت کا پتہ: سید مختار عابد (سیف) ابن السید بخشش حسین، ۲۵۷، حاطہ چاند خاں، باقر گنج، فتحپور (یو۰پی۰)-۲۱۲۶۰۱

Ph:09336219486,9151036011,E-mail:saifrizvi1986@gmail.com

حضرات محترم ہمیں اپنے قیمتی ومفید مشوروں سے مطلع فرمائیں مہربانی ہوگی



کربلائی سید مختار عابد (سیف سونوی) آلِ حضرت تقدس مآب السید امجد حسین علیہ الرحمہ



اعلم العلماء، علامة الفهامة فقیہ صمدانی، سید المجتہدین، سلطان العارفین

مرجع عالیقدر، حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے تقدس مآب، **السید امجد حسین** علیہ الرحمہ

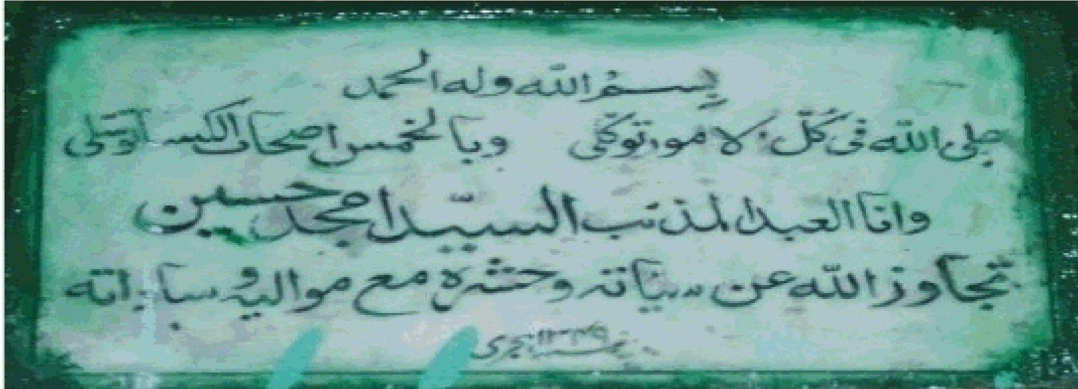
موضع رسول پور سونی، پرگنہ کراری، کوشامبی (الہ آباد)

Aalam-ul-Ulma, Sayyad-ul-Mujtahedeen, Sultan-ul-Aarefeen

Marja-e-Aaliqadr, Hazrat Ayatullah-Al-Uzma,

Aqae Taqaddus-Ma'ab, Al-Sayyad Amjad Hussain R.A.

آرام گاہ حضرت تقدس مآبؒ











استاد محترم

مفتی عالیجناب مولانا محمد عباس صاحب قبلہ

اعلیٰ اللہ مقامہ



استاد محترم

مرجع عالیقدر حضرت آیة اللہ العظمیٰ آقائے شیخ محمد طٰہٰ النجفی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ



استاد محترم

مرجع المسلمین حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے

السید محمد کاظم طباطبائی یزدی علیہ الرحمہ

حرف آغاز

قرآنی آیات میں علم اور علماء کی فضیلت

۱۔صرف علماء خدا سے ڈرتے ہیں:

قرآن کریم میں خداوند عالم کا ارشاد ہے انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء ' خدا کے بندوں میں سے صرف علماء اس سے ڈرتے ہیں (فاطر:۳۵/۲۸)۔

۲۔حدیث قدسی میں اطاعت گزار بندوں کی فضیلت:

ارشاد الٰہی ہے انّا لِلّٰہِ عباداً اطاعوہُ فیما اراد فاطاعھم فیما ارادوا یقولونَ للشّیءِ کن فیکون ' خدا کے کچھ ایسے بندے ہیں جنھونے ہر چیز میں اس کی اطاعت کی جس کی وجہ سے انھوں نے جو کچھ ارادہ کیا خدا نے بھی ان کی بات کو مان لیا وہ کسی چیز سے کہتے ہیں کہ ہو جا اور فوراً ہو جاتی ہے (کرامات علماء بابلی:۲/۸، ''پیشگفتار'' بحوالہ سخن خدا: سید حسن شیرازیؒ: ص ۱۴۴، مترجم: احمدی)۔

۳۔علماء خدا کے عزیز بندے ہیں:

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اکرَمَ العبادِ اِلَی اللّٰہِ بعدَ الانبیاءِ العلماءُ ' خدا کی بارگاہ میں انبیاء کے بعد علماء سب سے زیادہ عزیز

ہیں (اسلام مجسم علماء بزرگ اسلام: آیۃ اللہ نوری ہمدانی:۱/۳۲،بحوالہ بحار:۹۲/۱۸)۔

۴۔علماء انبیاء کے وارث ہیں:

حضرت رسولِ اکرمﷺ نے فرمایا:'انَّ العلماءَ وَرَثۃ الانبیاءِ' بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں (اسلام مجسم علماء بزرگ اسلام:۱/۳۳، بحوالہ بحار:۱/۱۶۴)۔

۵۔فقیہ کا اکرام واحترام،رضایتِ الٰہی کا باعث ہے:

حضرت رسولِ اکرمﷺ نے فرمایا:'من اکرمَ فقیھاً مسلماًلقی اللہ وَ ھوَ عنہ راضٍ' جوکسی فقیہ کا اکرام واحترام کریگا وہ خدا سے ایسی حالت سے ملاقات کریگا کہ خدا اس سے راضی وخوش ہوگا(اسلام مجسم علماء بزرگ اسلام: آیۃ اللہ نوری ہمدانی:۴۴۱،بحوالہ بحار:۲/۴۴)۔

۶۔مومن کی تاریخ لکھنا اسے زندہ کرنے کے برابر ہے:

حضرت رسولِ اکرمﷺ نے فرمایا:'من ورّخ مومناً فکانّما احیاہ' جوکسی مومن کی تاریخ لکھے گا گویا اسے زندہ کریگا(مردان علم درمیدان عمل:۴/۲۴،بحوالہ سفینۃ البحار:۲/۶۴۱)۔

۷- توہین علماء:

حدیث ۱-

جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عالم کو حقیر سمجھا اس نے مجھے حقیر سمجھا اور جس نے مجھے حقیر سمجھا وہ کافر ہے-(عماد الاسلام ج ۱)

حدیث ۲-

جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی عالم کو ناحق ذلیل کرے گا خدا وند عالم روز قیامت اس کو اولین و آخرین کے روبرو ذلیل کرے گا-(لیالی الاخبار ج ۲ ص ۲۶۸)

کرامت کی تعریف:

کرامت ایک خارق العادت امر کا نام ہے خداوند عالم اپنے خاص و خالص دوستوں کی عزت و عظمت کے پیش نظر انہیں کرامت سے سرفراز کرتا ہے معجزہ اور کرامت میں فرق یہ ہے کہ معجزہ، نبوت یا امامت کو ثابت کرنے کے لئے ظاہر ہوتا ہے لیکن کرامت میں یہ بات نہیں ہوتی، اولیاے الٰہی کی زندگی میں بارہا بہت سے کرامات کا اتفاق ہوتا ہے چنانچہ، زین المجتہدین، عالم الرّبانی، حضرت آیۃ اللہ العظمٰی آقائے تقدس مآب السید امجد حسین علیہ الرحمہ سونوی کے کچھ کرامات کو نقل کیا جا رہا ہے تاکہ عظمت حضرت تقدس مآبؒ زیادہ آشکار ہو سکے-

مرجع عالیقدر، عالم الرّبّانی، حضرت آیۃ اللہ العظمٰے، آقائے تقدس مآب، السید امجد حسین علیہ الرحمہ

نام ونسب

نام -مولانا سید امجد حسینؒ ولدیت -مولانا سید منور علیؒ

وطن -رسول پور سونی، پرگنہ کراری، کوشامبی (الہ آباد)

ولادت ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۸۶۴ء

وفات :۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۸ اگست ۱۹۳۱ء

(۱) ولادت اور وطن-

کس قدر مبارک مقام ہے کہ جہاں آپ منصۂ شہود میں آے وہ قصبہ رسول پور سونی کا علمی گھرانہ ہے جس نے ایسا فرزند پیدا کیا کہ جس نے علم وفضل کی روشنی پھیلائی اور چہار سو عقل و دانش کے چراغ روشن فرمادئے رسول پور سونی کے ساتھ پھر الہ آباد نے معرفت کی شمعیں روشن کردیں، حضرت آیۃ اللہ

العظمیٰ مولانا السید علی نقی نقوی صاحب قبلہ طاب ثراہ نے اپنی کتاب 'تراجِمُ مشاهيرُ علماء الهند' میں ص۳۰۲ پر آپکا ذکر کیا ہے آپ رقم طراز ہیں۔

عالمٌ، جليلٌ، مروِّجٌ للشريعة الغّراء في بلدة إله آباد، مرجعٌ لأهلها، كبيرُ السنّ، من تلامذة المفتي السيّد محمّد عباس رحمه الله في العربية والأدب، وكان تحصيله

(١) ذكره الشيخ الطهراني في (الذريعة) مرتين، الأولى باسم: (ترجمة عماد الإسلام)، والثانية باسم: (ترجمة مقدمات عماد الإسلام)، وفيها: أنّه للسيّد آقا حسين بن السيّد كلب عابد وهو من سبق القلم. (ينظر الذريعة: ١١٨/٤ رقم ٥٦٥، ١٣٨ رقم ٦٦٩)

(٢) وهي رسالة عملية بلغة الأُردو، وقد ذكرها الشيخ الطهراني في (الذريعة) مرتين، الأولى باسم: (الرسالة العملية)، والثانية باسم: (هداية العوام). (ينظر: الذريعة: ٢١٤/١١ رقم ١٢٨٦، ٢٥/ ١٨٥ رقم ١٧٥)

(٣) ينظر: نقباء البشر: ٤٢٨.

(٤) ينظر ترجمة السيّد أقا حسن: نقباء البشر: ٤٢٨ رقم ٨٤٩، معجم المؤلّفين: ٢٣٣/٣، وفيه: حسن بن عابدين و الظاهر هو من التصحيف، موسوعة طبقات الفقهاء: ٩٣٨/١٤ رقم٧٧).

(٥) لم نعثر على ترجمته في المصادر المتوافرة بين أيدينا.

(٦) وقد توفي قبل أشهر في هذه السنة وهي سنة ١٣٥٠. (منه عفي عنه)

للفقه والأصول في مشاهد العراق، وهو معروفٌ بالورع والقدس وكثرة الاحتياط، سمعنا اسمه ولم نوفّق لزيارته.

بلغنا من مصنّفاته :

[١-] صفائح الأبريز[١] في شرح الوجيز: وهو شرح (وجيزة) البهائي رحمه الله[٢].

[٢-] وحاشية على شرح (اللمعة الشهيدية)[٣]، مطبوعان[٤].

(۲) خانوادہ۔

والد ماجد عالم جلیل القدر بحر العلوم حجۃ الاسلام والمسلمین آیۃ اللہ سید منور علی صاحب قبلہ، مجتہد طاب ثراہ ابن مولانا سید محمود علی صاحب قبلہ طاب ثراہ خود عالم متورع اور فاضل متواضع اور علیین مکان کے شاگرد رشید تھے، لہٰذا آپ کو ابتدا ہی سے علوم دینی کا ماحول میسر آیا۔ روز بروز دن دونی رات چوگنی ترقی کی اور ابتدائی علوم اور دنیاوی فنون میں ماہر ہو کر یہ ہونہار طالبِ علم، علمِ شہر کی آغوش میں لکھنؤ پہنچا،۔مولانا سید امجد حسینؒ کا ننیہال مصطفیٰ آباد پرگنہ چائیل تھا آپکی والدہ ماجدہ کا نام سیدہ بی بی تھا آپکی سسورال اتر سوئیا تھی آپکی زوجہ کا نام کنیز فاطمہ تھا، آپکی ایک دختر ضامنی بیگم عرف جمن بی بی تھی جنکی شادی مولانا سید امتیاز حسین صاحب قبلہ طاب ثراہ ابن سید اکبر حسین کراروی سے ہوئی تھی۔

☆ **آپ کے چچا مولانا سید علی 'صغیر' صاحب قبلہ طاب ثراہ ابن مولانا سید** محمود علی صاحب قبلہ طاب ثراہ جو کہ جناب مرزا دبیر کے شاگرد تھے، سید علی متخلص بہ صغیؔر ان اردو مرثیہ نگاروں میں سے ایک ہیں جنہیں اس وقت کے بڑے شعرا میں شمار کیا جاتا تھا۔ اور انکے مرثیوں کی ایک معتد بہ تعداد موجود تھی اور لوگ اس سے فیض بھی اٹھاتے تھے۔سید علی کی ولادت ۱۹ویں صدی میں

۱۸۲۳ء میں رسول پور سونی میں ہوئی۔ سید محمود علی کے خاندان میں علم بہت تھا ان کی اولاد میں جاہل کوئی بھی نہیں تھا بلکہ کچھ افراد ایسے ہوے جن کے ذکر سے 'الذریعہ الی تصانیف الشیعہ' کے صفحات مملو ہیں سید علی انہیں میں سے ایک ہیں۔ موصوف کی تعلیم و تدریس کا آغاز گاؤں میں ہوا اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے وہ لکھنؤ تشریف لے گئے جہاں حضرت غفرانمآب مرکز علوم دینی قائم کر چکے تھے۔ سید علی نے سلطان العلماء اور جنت مآب اعلیٰ اللہ مقامہ' کے سامنے زانوے ادب تہہ کیا اور دستار فضیلت سے مشرف کئے گئے۔ اس کے علاوہ مفتی محمد عباس صاحب قبلہ جو ایک با کمال عالم کے ساتھ شاعر بھی تھے۔ مفتی محمد عباس صاحب قبلہ مدرسۂ ناظمیہ کے زعیم تھے اور شعر و شاعری میں گہرا شغف رکھتے تھے چنانچہ انہیں کی شاگردی میں شعر و شاعری کی طرف رغبت بڑھی اور مفتی صاحب نے شعر و شاعری سے لگاؤ دیکھ کر اس وقت کے مشہور شاعر مرزا سلامت علی دبیر سے ملاقات کرادی۔ ڈاکٹر ذاکر حسین نے اپنی تحقیقی کتاب ''دبستان دبیر'' میں آپ کا ذکر کیا ہے آپ رقمطراز ہیں،

''سید علی صغیر، صغیر تخلص، نواح الہ آباد کے رہنے والے تھے لیکن زندگی کا بڑا حصہ لکھنؤ اور جونپور میں بسر کیا اپنے دور کے اچھے شاعروں میں شمار کئے

جاتے تھے اور فیض آباد اور جونپور میں ان کے کافی تلامذ موجود تھے''- سید علی صغیر کا حافظہ بہت ہی قوی تھا یہاں تک کہ رات بھر مرثیہ کہتے تھے اور صبح میں اپنے حافظے کے ذریعے سارے اشعار لکھتے تھے- سید علی صغیر اپنے مرثیے خود پڑھا کرتے تھے- بلند آواز میں پڑھتے تھے چونکہ لکھنؤ کے بعد شہر جونپور میں زندگی کا بیشتر حصہ گزرا ہے اور وہیں مسجد میں امام جماعت کی حیثیت سے نماز پڑھاتے تھے- اس لئے جونپور کے کچھ موضعات میں خصوصی طور پر ماہ محرم میں مرثیہ پڑھنے جایا کرتے تھے جن میں کلاں پور، امام پور، کج گاؤں وغیرہ ہیں جیسا کہ آپ نے ایک سلام میں اس کا ذکر بھی کیا ہے فرماتے ہیں،

ع گدا حسین کا حاضر امام پور میں ہے

آپکی ۵۰۰ مرثیہ جو ۱۰ جلدوں پر مشتمل ہیں جو خدا بخش لائبریری، پٹنہ، بہار میں محفوظ ہیں جو رسولپور سونی میں اور دیگر اعطراف میں پڑھی جاتی ہیں جنمیں آپکی کچھ مرثیہ پوری دنیا میں مشہور ہے اور پڑھی جاتی ہیں-

۱۔ کانِ عقیق لطف الٰہی حسینؑ ہے

۲۔ معجز نما ہے نام جنابِ امیرؑ کا

۳۔ کہتا ہے جب گھرے ہوے تھے شاہ نامدار

۴۔ کوفہ میں داخلہ ہے پیمبر کی آل کا

۵۔ اب یوں بیان کرتا ہے راوی بصد بکا

۶۔ جب چھٹ گئی افشاں فلکِ ماہِ جبین کی

۷۔ شام میں غل ہے کہ حیدر کے حرم آتے ہیں

۸۔ جب رن میں ذبح خامس آلِ عبا ہوا

۹۔ محشر ہے بپا زعفرِ جن آتا ہے رن میں

۱۰۔ جب لیکے فوج سوئے مدائین حسنؑ چلے

۱۱۔ جب عازمِ جنان پسرِ نوجواں ہوا

۱۲۔ یارب ضیائے نیّر تاباں دکھا مجھے

۱۳۔ جسدم جہاز آل پیمبر ہوا تباہ

۱۴۔ سبط نبیؐ جو جانب عصمت سرا چلے

۱۵۔ یارب دکھا مزارِ جنابِ رضاؑ مجھے

۱۶۔ زینبؑ جہاں میں ثانیئے زھراؑ ہے مومنوں

۱۷۔ جب رن میں قید عترتِ اطہار ہو چکی

۱۸۔ جہاں میں صادق الاقرار سبطِ احمدؐ ہے

۱۹۔ پیغمبرِؐ خدا پہ ہے رحمت کا خاتمہ

۲۰۔ غربت میں توکل بخدا کرتی ہے زینبؑ

۲۱۔ جب قوم دغا پیشہ کے مہماں ہوئے شبیرؑ

۲۲۔ زنداں میں قید جب حرم شاہ دیں ہوئے

۲۳۔ دیکھا جو خوں سے رات کے بیاھے کو سرخ پوش

آپ نے طولانی عمر پائی تھی رسول پور سونی میں گھر کے سامنے مسجد کے احاطے میں مدفون ہوے۔

(بحوالہ - العلم مرثیہ نمبر-ص ۹۰،العلم مرثیہ نمبر-ص -۸۹، دبستان دبیر-ص-۴۷۴)۔

☆آپ کے **چچا زاد بھائی** سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین عالیجناب مولانا سید طالب حسین صاحب قبلہ طاب ثراہ ابن سید امام علی ابن مولانا سید محمود علی طاب ثراہ تھے مؤلف سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین عالیجناب مولانا سید طالب حسین صاحب قبلہ طاب ثراہ کے پرپوتے ہیں۔

☆آپ کے **بھتیجے ڈاکٹر مفتی سید جعفر حسین** المتخلص بہ فدوی استاد الاساتذہ،شاعر،ادیب،ایڈوکیٹ، اس کے ساتھ ساتھ متقی پرہیزگار گزرے ہیں جن کے بارے میں مولانا مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی اپنی

کتاب ''مطلع انوار'' میں رقم طراز ہیں۔

''جعفر حسین فدوی حدود ۱۳۱۰ھ-۱۳۸۴ھ مطابق ۱۸۹۳ء-۱۹۶۵ء

مولانا جعفر حسین فدوی اپنے زمانے میں اسلاف کا نمونہ تھے۔بے حد مقدس،متقی،زاہد،تارک الدنیا،علم دوست طلباء نواز تھے۔علوم دین کی تکمیل کر کے لندن گئے اور وہاں سے پی.ایچ.ڈی.کر کے واپس آئے۔لکھنؤ یونیورسٹی میں ملازمت ملی۔کچھ عرصہ بعد اپنے ہمدرس مولوی محمد حسین ایم.اے.کو اپنی جگہ دے کر کرسچین کالج میں لکچرر ہو گئے۔اچھی تنخواہ ملتی تھی لیکن سب روپیہ غربا و فقرا میں تقسیم فرما دیتے تھے اور خود ۲۵-۳۰ روپیہ میں بسر کرتے تھے۔طلباء کو اخلاق و آداب کا پابند بناتے تھے۔علم پر ناز،فقر پر فخر تھا۔۱۹۵۰ء کے بعد ریٹائر ہو کر کربلائے معلیٰ چلے گئے تھے۔اپنا تمام روپیہ جعفریہ مسافر خانے کی تعمیر پر صرف کر دیا اور خود تمام عمر سادہ طالب علموں کی طرح درس لیتے رہے۔آخر ۱۹۶۵ء میں تقریباً ۷۲ برس عمر پا کر رحلت فرمائی۔ڈاکٹر جعفر حسین فدوی بلا کا حافظہ رکھتے تھے۔متعدد عربی دیوان حفظ تھے۔ادب و مذہب پر یکساں عبور تھا۔پوری زندگی اہل پسند نہ کیا۔مولوی محمد حسین سے غیر معمولی اخوت تھی۔اپنے استاد علامہ ظہور حسین صاحب کا احترام کرتے تھے۔آپ کی تعلیمی سرگرمی کے سلسلے

میں کرسچین کالج پراسپیکٹس برائے سال ۴۳-۱۹۴۲ء میں یوں تحریر ہے۔

''سید جعفر حسین، مولوی فاضل، منشی فاضل، ملا فاضل، ایم.اے.،ایل.ایل.بی.،ڈی.لٹ.(لندن)، استاد اردو فارسی حصول تعلیم از مدرسہ عالیہ اسلامیہ لکھنؤ ۱۰-۱۹۰۲ء، سینٹ اسٹیفنس کالج دہلی ۱۳-۱۹۱۱ء، لکھنؤ کرسچین کالج بی.اے.۱۵-۱۹۱۳ء، علی گڑھ کالج ۱۷-۱۹۱۵ء ایم.اے. الہ آباد یونیورسٹی اسکول آف لا، ایل.ایل.بی.۱۸-۱۹۱۷ء اسکول اور مینٹل اسٹڈیس، لندن یونیورسٹی، ۲۶-۱۹۲۴ء پروفیسر آف پرشین اینڈ عربک ہیڈ آف دی ڈپارٹمنٹ آف اردو اینڈ پرشین، لکھنؤ کرسچین کالج ۱۹۳۰ء''

آپ کے شاگرد عشرت علی صدیقی سابق چیف ایڈیٹر روزنامہ قومی آواز کرسچین ڈگری کالج لکھنؤ کی سالانہ میگزین جو بہ یاد ڈاکٹر جعفر حسین شائع کی گئی اس میں تحریر فرماتے ہیں کہ،

''وہ پہلے مسلمان اور چوتھے ہندوستانی تھے جنہیں لندن کی اس یونیورسٹی سے ڈی.لٹ. کی ڈگری ملی''

بقول ڈاکٹر محمد ہاشم قدوائی سابق ممبر راجیہ سبھا استاد شعبۂ سیاسیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔

''ان کو دیکھ کر یقین نہیں آتا تھا کہ انھوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ حاصل کی ہے-----ان کے لکچروں سے ان کی تبحّر علمی اور وسعت مطالعہ، زبردست قوت استدلال کا اندازہ ہوا اور دو سال کی مدت میں ان کے علم و فضل کی وجہ سے ان کا بے حد معتقد ہو گیا''

بحوالہ مطلع انوار-ص ۱۴۹، د کالجین سالانہ میگزین-ص-۲۸ (۲۰۰۴-۲۰۰۳)، د کالجین سالانہ میگزین-ص-۱۵ (۲۰۰۴-۲۰۰۳)-

مجتہد اعظم، فقیہ اہلبیت، حضرت تقدس مآب السید امجد حسین علیہ الرحمہ کے خانوادہ میں بہت سے عالم دین و شعراء کرام ہوئے جنکے نام ذیل درج کیئے جارہے ہیں-

۲. حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا السید محمود علی صاحب قبلہ طاب ثراہ

۳. عالم جلیل القدر، بحر العلوم، آیۃ اللہ السید منور علی صاحب قبلہ، مجتہد، طاب ثراہ

۴. حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا السید علی 'صغیر سونوی' صاحب قبلہ طاب ثراہ، استاد الاساتذہ

۵. سرکار حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا السید طالب حسین صاحب قبلہ طاب ثراہ

۶. سرکار حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا السید باقر حسین صاحب قبلہ طاب ثراہ

۷. حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا السید محمد جواد صاحب قبلہ طاب ثراہ

۸. حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا السید امیر حسن صاحب قبلہ طاب ثراہ

۹. حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا السید امتیاز حسین صاحب قبلہ طاب ثراہ

۱۰. ڈاکٹر مولانا اسید جعفر حسین فدویؔ صاحب قبلہ طاب ثراہ استاد الاساتذہ

۱۱. حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا السید افتخار حسین صاحب قبلہ طاب ثراہ

۱۲. عالیجناب مولانا السید عباس رضوی صاحب قبلہ طاب ثراہ، ممبئی

۱۳. حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا السید ہادی حسین صاحب قبلہ طاب ثراہ

۱۴. جناب حکیم السید نزیر حسن اخترؔ سونوی طاب ثراہ استاد الشعرا

۱۵. جناب السید شبیر حسن، حسنؔ سونوی طاب ثراہ استاد الشعرا

۱۶. جناب السید فیض الحسن فیضؔ سونوی طاب ثراہ استاد الشعرا

۱۷. جناب السید محمد حسنین اسرؔ سونوی طاب ثراہ استاد الشعرا

۱۸. ذاکر اہلبیت عالیجناب السید مجاہد عباس شبابؔ سونوی طاب ثراہ استاد الشعرا

۱۹. حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا السید شاہد رضا صاحب قبلہ، قم ایران

۲۰. حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا السید عباس رضا صاحب قبلہ، قم ایران

(۳) اعلیٰ تعلیم۔

یہاں پہنچکر آفتاب علم اور مہتاب فضل و کمال کی آغوش میں پروان چڑھے

اور بڑی محنت، لگن اور کدو کاوش سے حصول علم میں منہمک ہوئے اور بحر علم میں یوں غواصی کی کہ دہن وزبان سے معرفت کے پھول جھڑنے لگے۔تبسم سے علم و دانش کی کلیاں نچھاور ہونے لگیں ایسے اساتذہ سے شرف تلمذ کیا جو مثل آفتاب و ماہتاب تھے۔

(۴)اساتذہ کرام ہند۔

☆جناب مولانا سید محمد حسین صاحب شاگرد علیین مکان

☆مفتی دوران جناب مولانا سید محمد عباس صاحب قبلہ

☆جناب مولانا سید احمد علی صاحب قبلہ محمد آبادی

☆جناب تاج العلماء سید علی محمد صاحب قبلہ محمد آبادی

متواتر ۱۰ سال ان حضرات سے تحصیل علم میں منہمک رہے اور علماء لکھنؤ کے گرانقدر اجازات سے مزین ومرصع ہوکر الہ آباد تشریف لے گئے۔

الہ آباد میں قیام فرما کر وجیزہ شیخ بہائی علیہ الرحمہ کی شرح عربی میں لکھی اور رسالہ خلاصۃ الطاعات دراحکام جمعہ وجماعت اردو میں لکھا۔

(۵) عراق روانگی۔

وطن سے پھر اوج فکر نے بلندی فضل وکمال کی دعوت دی ۲۰ شوال ۱۳۰۸ھ کو آپ باب علوم درسگاہ نجف اشرف کی آغوش میں جلوہ فگن ہوئے یہاں آپ نے علماء عظام کے دروس میں شرکت فرما کر انہیں اپنا ایسا گرویدہ بنایا کہ مراجعت سے قبل اپنے اجازوں سے آپ کو سرفراز فرمایا۔ جناب سرکار مرجع عالیقدر حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے آقا شیخ محمد طٰہٰ نجفی نے ۱۳۱۵ھ میں اجازہ دیا۔ اور لکھا ''حصلت له ملكة الاجتهاد و قوة الاستنباط فهو فى المجتهدين الاعلام الذى يجب على اهل تلك الاطراف اتباع اقواله و اثاره والرّاد عليه راد على الله'' اور مرجع عالیقدر حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے آقا مرزا محمد علی رشتی نے ۱۳۱۸ھ میں آپ کو اجازہ اجتہاد عطا فرمایا اور پھر جناب سرکار مرجع المسلمین حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے آقا سید محمد کاظم طباطبائی یزدی نے آپکو اجازہ عنایت فرمایا۔

ان اجازات میں جہاں اور اہم وجلیل القدر عبارات تھیں ان میں یہ فقرہ بھی چار چاند لگا رہا تھا۔

"انه مجتہد مطلق و حرام علیه التقلید"

اور جمیع اوصاف حمیدہ وصفات پسندیدہ میں آپ اپنی مثال ہیں جیسے علماء عراق کے درمیان کویی ناواقف انسان یہ ہی نہیں جانتا کہ اس مجمع میں استاد کون ہے اور شاگرد کون ہے ایسے ہی آپ بھی رہتے تھے۔

ساڑھے دس سال قیام فرمانے کے بعد ۱۶ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ میں آپ نے وطن رسولپور سونی مراجعت فرمائی اور وطن پہنچکر تبلیغ دین وترویج احکام شریعت میں مصروف ہوگئے۔

(۶) اخلاق حسنہ۔

مجسم تقدس وتقویٰ، خوش اخلاقی و سادگی کے دلدادہ مہمان نوازی اور سخاوت کے سبب خواص و عام کے دلوں میں گھر کئے ہوے پاک نفس اور طہارت مزاج کا یہ عالم کہ کسی بدعمل کے یہاں کھانا کھانے پر تیار نہ ہوتے تھے۔ علامہ الحاج السید سعید اختر رضوی صاحب قبلہ طاب ثراہ، خورشید خاور میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔ آپ کا زہد وتقویٰ ضرب **المثل** تھا۔ آپ کسی غیر شیعہ کا تیار ہوا کھانا نہیں کھاتے تھے بلکہ اپنے کھانے کا سامان ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے۔

ماہ مبارک سے آخر ذی الحجہ تک الہ آباد میں رہ کر مومنین کو مواعظ و احکام شرعیہ سے مستفید فرماتے تھے- جو شخص بھی آپ سے ذرا ربط رکھتا تھا اسے معلوم تھا کہ آپ میں اہل بیت علیھم السلام کے اخلاق کی جھلک موجود ہے- آپ کی زیارت کرنے والا جب آپ کے سامنے آتا تھا تو آپ بسا اوقات اس کے احترام میں کھڑے ہو جاتے تھے اور جب ملاقاتی بیٹھ جاتا تھا تو آپ بہترین انداز سے اسے خوش آمدید کہتے تھے آپ صاحبان علم و طالب علموں کو ہمیشہ اپنی خصوصی توجہات کا مرکز بناتے تھے اور اس طرح ان کا خیال رکھتے تھے جیسے مہربان و مشفق باپ، آپ ہر وقت انہیں تحصیل علم کی ترغیب دلاتے رہتے تھے اور اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو وہ اپنے ہدف سے ہٹ جائیں اور انکی توجہ خدمت دین و خدمت ملت کے مقصد کی طرف رہے اکثر مختلف مناسبتوں سے ان کے اجتماعات منعقد کراتے تھے خصوصاً اہل بیت علیھم السلام کے حوالے سے مختلف ایام میں ان طلاب کی مجالس کا اہتمام-

(۷) خدمات دینیہ-

'رموز الاطباء' میں حکیم سید تقی علی خاں صاحب طبیب فوج جے پور ریاست اور حکیم اقبال حسین صاحب جے پوری کو آپ کے تلامذہ میں لکھا ہے

جس وقت کہ آپ سفر عراق میں جے پور میں تشریف فرما ہوئے تھے اور ایک زمانہ تک حکیم باقر علی خاں صاحب مرحوم کے یہاں قیام فرمایا 'اصلاح' میں ہے کہ رمضان ۱۳۲۷ھ میں ایک مدرسہ جعفریہ یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے محلہ چک شہر الہ آباد میں بہ سرپرستی۔ عالیجناب معلٰی القاب مستطاب مستغنی عن المدح و الالقاب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر والزمان، مولانا و مقتدانا، تقدس مآب السید امجد حسین صاحب دام ظلہ الشریف کے جاری کیا گیا جسکی خبر اخبارات میں بھی شایئع ہوئی تھی جناب حسام الاسلام نے تحریر فرمایا ہے کہ آپ خوب آدمی ہیں اور مزاج میں سخاوت بیحد ہے بلکہ خدانخواستہ شاید حد اسراف بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے بڑے اوالوالعزم شخص ہیں افسوس کہ مالی حالت کمزور ہے۔ پیری میں تنہا عراق گئے ماہ صیام میں اخر ذی الحجہ تک الہ آباد رہتے ہیں آپ اور جناب حسام الاسلام لکھنؤ میں ہم سبق رہے تھے۔

(۸) تصانیف۔

۱۔ اردو فارسی رسالۂ عملیہ

۲۔ وجیزۃ الاصول فی شرح کفایۃ الاصول۔ عربی میں ہے جو کہ لکھنؤ میں ۱۳۰۵ھ میں چھپی تھی۔

۳- الوجیزۃ فی المعانی داخل درنصاب عربی فارسی بورڈ وغیرھم- مطول شرح عربی میں لکھی تھی-

۴- تعلیقہ علی شرح اللمعۃ- یہ سلطان المدارس کے کتب خانہ میں محفوظ ہے- اصلاح (کھجوا) جلد ۳۰ نمبرا کے مطابق یہ تعلیقہ کتاب الطہارۃ سے کتاب الدیات تک مکمل ہے اوراس کے آخر میں مجتہدین عراق کے وہ اجازات بھی نقل کئے ہیں جوان حضرات نے مولانا ممدوح کوعطا فرمائے تھے- (عربی)

۵- زبدۃ المعارف (اصول دین کے بیان میں)- (عربی)

٦- الحاشیہ المرضیہ علی الحجۃ المرضیہ (عربی)

۷- تذکرۃ المعاد (عربی)

۸- حواشی علی الروضۃ البہیہ (عربی)

۹- وسیلۃ النجاۃ فی احکام الصلوٰۃ- (اردو)

۱۰- خلاصۃ الطاعۃ دراحکام جمعہ وجماعت- (اردو)

۱۱- فلاح عقباء (اردو)

۱۲- تحفۃ العوام (اردو)

(۹) غیر مطبوعہ تصانیف۔

☆ صحیح جعفریہ،

☆ اصول کافی (ترجمہ)،

☆ تفسیر القرآن،

☆ روح القرآن،

☆ تاریخ اسلام ۹ جلدوں میں،

☆ چودہ ستارے ۲ جلدوں میں،

☆ بہتر ستارے،

☆ نفس خلافت،

☆ الغفاری،۔

☆ مختار آل محمد،

☆ زکر العباس

آپ کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ تصانیف کثیر ہیں لیکن سب کے نام دستیاب نہیں ہو سکے۔

پرچہ شیعہ کھجوہ ۱۵ اکٹوبر ۱۹۱۵ء میں شیعہ کانفرنس کے موقع پر لکھا ہے کہ حضار جلسہ آمد آمد پریسید ینٹ کے منتظر تھے کی قریب ساڑھے آٹھ بجے سرکار شریعت مدار، آیۃ اللہ فی العالمین، تقدس مآب السید امجد حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی صدر نشین تشریف لائے اور صلوٰۃ کے نعرے بلند ہوئے مگر آپ نے ایک خطبہ پڑھا اور آنریبل جناب راجہ صاحب سید ابو جعفر صاحب کی نسبت صدارت کی تحریک کی راجہ صاحب کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے۔

(۱۰)۔آپ کا مقام علمی۔

اس عرصہ میں جو آپ نے اپنے اساتذہ کے ساتھ گزارا خود آپنے بھی سطح علمی کا درس دینا شروع کر دیا اور ابتداء سے ہی ظاہر ہو گیا کہ پروردگار نے آپ کو تدریس کی فطری صلاحیتوں اور مہارت سے نوازا ہے۔

غرض یہ کہ آپ اسی طرح مراحل علمیہ کو طے کرتے رہے اور ابھی آپ کی عمر مبارک تیس سال ہوئی تھی کہ حوزہ علمیہ کے اس وقت کے اکابر علماء و اساتذہ نے آپ کی قدرت علمی کی گواہی دی۔آپ کی یہی صلاحیت اور اس سرعت سے حد کمال تک پہنچنا اس امر کا سبب بنا کہ حوزہ علمیہ کے فاضل طالب کی ایک جماعت آپ کی طرف متوجہ ہوئی اور آپ سے استدعا کی کہ آپ درس خارج کا

آغاز کریں انکے شدید اسرار کے بعد آپنے درس خارج شروع کیا- اس وقت آپ کی عمر تیس سال تھی- اس وقت کے نجف اشرف کے حوزہ علمیہ میں جو کہ بڑے بڑے علماء مدرسین محققین سے بھرا ہوا تھا یہ چیز رائج ہی نہ تھی اور یہ ایک خلاف معمول امر تھا جو آپ کی صلاحیتوں کا ایک واضح ثبوت تھا-

(۱۱) آپ کا درس خارج-

علامہ الحاج السید سعید اختر رضوی صاحب قبلہ طاب ثراہ، خورشید خاور میں تحریر فرماتے ہیں کہ- مولانا سید امجد حسین صاحب قبلہ جناب باقر العلوم اور قدوۃ العلماء کے ہمعصروں میں مسلم الثبوت مجتہد تھے- ایک مرتبہ ایک بندۂ مومن کسی مسلۂ پر فتویٰ لینے عراق پہنچے تو مرجع وقت نے کہا کہ ہند میں مرجع المسلمین آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید امجد حسین موجود ہیں لہٰذا آپ سرکار السید امجد حسین کی طرف رجوع کریں- آقائے السید امجد حسینؒ، آقائے مرزا محمد حسین نائینیؒ اور آقائے السید ابوالحسن اصفہانیؒ کے ہمعصروں میں تھے-

ابتدا ہی سے آپ کا درس خارج دقت علمی اور ایک منفرد اسلوب کا حامل ہونے کی بناء پر مشہور ہو گیا اور اس میں موجود سارے فضلاء اسکی گواہی دیتے

ہیں بلکہ آپ کے درس خارج میں صرف فضلاء ہی شریک ہوتے تھے۔

(۱۲) آپ کی علمی شخصیت۔

آپ کے حوالے سے یہ بات مشہور ومعروف ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو علم وعلمی مباحث کے لئے مکمل طور پر وقف کر دیا۔ اور آپ کا ہدف صرف ان مسائل ومباحث پر غور فکر تھا جن کا تعلق خدمت دین یا علماء ومجتہدین کی تربیت سے تھا۔ یہاں تک کہ آپ کسی جگہ تشریف فرمانہ ہوتے تھے مگر صرف اس لیئے کہ علمی بحث کو قایم کریں۔ جب آپ آرام کے لیے تشریف لے جاتے تھے تب بھی آپ کو جدید مسائل ومباحث میں غور وفکر کرتے دیکھا جاتا تھا اور آپ نے اپنی زندگی کے بدترین ومشکل ترین حالات میں بھی علمی مباحث کو ترک نہ کیا۔

(۱۳) آپ کے تلامذہ وشاگرد۔

آپ کے فقہ واصول کے درس خارج میں ایک کثیر تعداد میں علماء مجتہدین بطور شاگرد شرکت فرماتے رہے۔ اور ان میں سے ایک بڑی تعداد بعد میں تشیع کا افتخار ثابت ہوئی۔ ان تمام افراد کے ناموں کا ذکر کرنا محال ہے۔

(۱۴) امام زمانہ (عج) کا آپکی مدد فرمانا۔

ایک مرتبہ حوزہ علمیہ، نجف اشرف میں آپ کے استاد محترم نے سبھی شاگردوں کو ایک سوال دیا اور اس کا جواب دینے کو کہا اور کہا جو اس سوال کا جواب دیگا وہ مجتہد ہو جائیگا۔ سبھی شاگردوں نے سوال کا جواب تلاش کرنا شروع کر دیا لیکن آپ کو سبھی نے عبادت میں مشغول پایا آخر دوسرے دن سرکار نے سبھی شاگردوں سے جواب جاننا چاہا۔ ہر دفعہ آپ نے ہی ہاتھ بلند کیا آخر چوتھی دفعہ سرکار نے آپ سے جواب مانگا آپنے سوال کا جواب دیا جسے سنکر سرکار نے منبر سے اتر کر اپنے سینے سے لگایا اور پیشانی کا کئی مرتبہ بوسہ لیا فرمایا کہ یہ جواب وہیں سے آیا ہے جہاں سے سوال آیا تھا اور فرمایا جسے امام زمانہ (عج) درس دیں اسے میں کیا درس دونگا۔ پھر اسی وقت آپ نے اپنے اجازہ سے سرفراز فرمایا۔ اور کہا ''کاش امجد تم ہندی نہ ہوتے''۔ آپ عراق یا ایران میں پیدا ہوے ہوتے تو آپ دنیا کے اہم ترین اعلم میں شمار کئے جاتے۔

(۱۵) آپکی ڈولچی کا اشرفیوں سے بھر جانا۔

ایک دفعہ آپ کنویں میں پانی بھرنے کی غرض سے بالٹی کنویں میں ڈالی تو

بالٹی اشرفیوں سے بھر کر آئی آپنے بالٹی واپس پلٹ دی اسی طرح تین دفعہ ہوا چوتھی دفعہ آپنے کہا ہمیں پانی چاہیے اور پھر بالٹی کنویں میں ڈالی تب بالٹی میں پانی آیا۔

(۱۶) سائیل کی غیب سے مدد کرنا۔

ایک دفعہ آپ کے پاس ایک سائیل آیا آپنے خادم قنبر علی سے کہا کہ صندوق سے ایک سکّہ دیدو تو قنبر علی نے کہا کہ سرکار آخری سکّہ تھا جو اسکے قبل سائیل کو دیا تھا اسی طرح تین دفعہ قنبر علی نے آپ سے کہا اور ہر دفعہ سرکار نے وہی دہرایا آخر قنبر علی صندوق کے پاس گیے اور صندوق کھولا تو اس میں ایک سکّہ سامنے رکھا ہوا تھا جسے قنبر علی نے لاکر سائیل کو دے دیا۔

(۱۷) ایک دن پہلے مرنے کی خبر دینا۔

ایک دن ایک بندۂ مومن کراری جاتے ہوے سونی میں آپ کی دست بوسی کو حاضر ہوے تو دیکھا کہ آپ ایک کفن پر کچھ لکھ رہے ہیں اس مومن نے پوچھا کہ آپ یہ کیا کرر ہے ہیں۔تو آپ نے فرمایا ’’کل اسی وقت میری تجہیز وتکفین ہوگی اس کا انتظام کرر ہا ہوں‘‘ اور وہی ہوا۔

بحوالہ خورشید خاور تذکرۂ علماء ہندو پاک ۹۱-۹۳ ،بحوالہ ہاے (۱) سید منتظر مہدی نزیل قم، (۲) رسالہ اصلاح جلد ۳۰ نمبر ۱، (۳) سہ ماہی رسالہ عشاق اہلبیت قم جلد دوم شمارہ ۵ رجب شعبان رمضان ۱۴۲۰ھ، کرامات علماء (۳۵۳-۳۵۴)، کشکول اظہری ،تذکرۂ بے بہا (۷۹-۸۰) تکمیلہ تذکرۂ بے بہا (۳۵۱-۳۵۳)، رموز الاطباء، حواشی علی الروضۃ البہیہ ' **تراجِمُ مشاهيرُ علماء الهند**'۔

آپ سے اور بھی کرامات ظاہر ہوے ہیں لیکن ان کے حوالے دستیاب نہیں ہو سکے لہٰذا ان کو تحریر نہیں کر سکا۔

(۱۸) اولاد۔

صرف ایک بیٹی تھیں جن کی شادی عالیجناب مولانا سید امتیاز حسین صاحب قبلہ صدر الافاضل سے ہوئی تھی جو کہ لاولد تھیں۔

(۱۹) خصوصیات۔

☆ آپ صاحبِ کرامات تھے، آپکے ذریعہ بہت سے کرامات ظاہر ہوے۔

☆ شہر الہ آباد کے پہلے امام جمعہ۔

☆ سائل کو خالی ہاتھ نہ جانے دینا۔

☆ تا بہ حیات لذیز غذا اور اچھے لباس سے اجتناب کیا۔

☆ دوران طالب علمی نجف اشرف میں امام زمانہ (عج) نے رہنمائی فرمائی۔

☆ قدوۃ العلماء آقائے سید حسن نقوی طاب ثراہ لکھنؤ کے شانہ بہ شانہ شیعہ بیت المال لکھنؤ کے قیام میں مرحوم کے معین رہے۔

☆ آپ کا شمار اہل خبرہ کی فہرست میں تھا، اہل خبرہ وہ آیات عظام ہوتے ہیں جو ملکر اعلم وقت کا انتخاب کرتے ہیں۔

☆ آپ کی حیات میں ہندو پاک کے جو بھی مومن فتویٰ لینے کے لیئے ایران یا عراق گیئے تو مرجع وقت نے ان مومنین کو فتویٰ نہ دیتے ہوے آپ کی طرف رجوع کرنے کے لیئے کہا۔

(۲۰) یاد حضرت تقدس مابؒ میں قائم شدہ آثار۔

☆ مدرسہ امجدیہؒ کراری

☆ امجدیہؒ ہال در شیعہ جامع مسجد الہ آباد

☆ دریا آباد۔ الہ آباد کی چہار روزہ تبلیغی مجالس

(۲۱) ارتحال۔

۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ مطابق ۸ اگست ۱۹۳۱ء آپ نے انتقال فرمایا اور اپنے مقبرہ میں دفن ہوے اسی سال آپنے خود مقبرہ کی تعمیر فرمائی تھی جسمیں ہر شب تلاوت کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اسی سال ہمیں کوچ کرنا ہے۔

جناب مولینا سید ابو محمد صاحب نوگانوی نے تاریخ رحلت نظم کی۔

قبلہ و کعبہ مجتہد و علام　　میر امجد حسین خلد نشین
عالم و فاضل و ذکی و فقیہ　　خاتم شرع احمدی کے نگین
عالم و صابر و ملک سیرت　　بحر فقہ کے گویا درثمین
سر اٹھا کے بول اٹھا مصرعہ　　آہ لو بجھ گیا چراغ دین

۱۳۵۱=۱=۱۳۵۰ھ

الاجازات

صورة ما كتبه الاعلم الاورع الاتقى الافضل الاكمل
الابهى ركن الشيعة عماد الشريعة فخر المجتهدين زين المتبحرين
حجة الاسلام والمسلمين شيخنا الاجل الاعظم جناب الشيخ
محمد طه النجفى طاب ثراه وجعل الجنة والفراديس مثواه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على محمد وآله
الطاهرين وبعد لا يخفى ان جناب السيد السند والحبر المعتمد
العلم العالم الربانى والفاضل الصمدانى الكامل فى المتقين
والمنزه من كل شين سيدنا السيد الامجد السيد
امجد حسين سلمه الله تعالى وابقاه ومن كل
شر حفظه ووقاه لازالت بحار علومه زاخرة وانوار
مجده للمهتدين بها زاهرة وهو ممن بذل عمدة عمره
فى تحصيل العلم وتهذيب الاخلاق وتكميل النفس فبلغ
بحمد الله تعالى فيما تحقق وثبت عندى بتصديق
ثقاة العلماء وجهابذة الفضلاء اسنى المراتب و
اقصى المراد وحصلت له ملكة الاجتهاد وقوة الاستنباط

فهو من المجتهدين الاعلام الذى يجب على اهل تلك الاطراف
اتباع اقواله وانّ الراد عليه رادّ على الله ونرجوا منه
ان لا ينسانا من صالح دعائه اين ما كان حيًّا وميّتًا
والسّلام على من اتبع الهدى

الراجى عفو ربه عما سلف محمد طه نجف

محمد طه

صورة ما كتبه سيدنا الاجل الاعظم الذى كلت الالسن
ببيان فضائله وعجزت الاوهام عن ادراك فواضله
اعلم العلماء المتبحرين ابلغ البلغاء المتشرعين حاوى فضائل
المتقدمين والمتاخرين حجة الاسلام والمسلمين جناب
اقا السيد محمد كاظم الطباطبائى اعلى الله مقامه واضاء شانه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى جعل العلماء ورثة الانبياء وفضّل
مدادهم على دماء الشهداء والصّلوة والسّلام على محمّد
خاتم النّبيين وعلى على سيّد الاوصياء المرضيّين وعلى سائر
الائمة الطّاهرين وبعد لمّا اقتضت الحكمة الازليّة والمصلحة الالهيّة
غيبة صاحب الامر وامام العصر عجّل الله فرجه وسهّل مخرجه

فوض امر الدين الى العلماء الراشدين واقامهم مقامه في
بيان الاحكام وتمييز الحلال من الحرام كما في التوقيع الرفيع
واما الحوادث الواقعة فارجعوا فيها الى رواة احاديثنا فانهم حجتي
عليكم وانا حجة الله عليهم فوقف العلماء انفسهم في مرضات الله
العلي الجليل وكانوا في الفضل كانبياء بني اسرائيل شكر الله
تعالى مساعيهم الجميلة واحسن اليهم بالاجر الجزيلة وممن اقتفى
انوار آثارهم واجتلى رائق افكارهم واحرز من العلم الطارف
والتليد المهذب الصفي والمولى الوفي العلم العلام والفاضل
القمقام عمدة العلماء العاملين وزبدة الفضلاء الكاملين
صاحب العدل والديانة والدين ذو الحسب المنيع والشان
الرفيع العالم الرباني المهذب عن الشين المولوي سيد محمد حسين
الالہ ابادی سلمه الله تعالى ووفقه فانه ايده الله تعالى
قد صرف جملة من عمره وبرهة من دهره في تنقيح مباني
الاحكام واتقان مدارك مسائل الحلال والحرام ونال بحمد الله
تعالى مقامات عالية وصعد مدارج متعالية متروقا في الامثال
والاقران وصار ممن يشار اليه بالبنان وقد استجازني سلمه الله تعالى
عن طوارق الحدثان كما هو عادة السلف الماضين وشيمة
العلماء المرضيين فاجزته ان يروي عني جميع ما تضمنته الكتب
الستة للمحمدين الثلثة وسائر المواعظ والاذكار والادعية

المأثورة عن الائمة الاطهار صلوات الله عليهم اجمعين واذنت
له التصدى للامور الحسبية عند الضرورة اليها مع رعاية
غاية الاحتياط الذى هو ساحل بحر الهلكة و سبيل النجاة
رزقنا الله وإياه الفوز فى الدارين والفلاح فى النشأتين
واوصيه وفقه الله تعالى بملازمة الورع والتقوى وترك الطمع
والزهد فى الدنيا والمواظبة على الطاعات والعبادات سيما
صلوة الليل وسائر الرواتب والمرغبات ومراقبة الله تعالى
فى جميع الحالات وملاحظة رضاه فى عامة الحركات و
السكنات واستدعى ان لا ينسانى من صالح دعواته فى اوقات
مناجاته وعقيب صلواته كما لا انساه انشاء الله تعالى
من الدعاء فى كل الاحيان والاوقات خصوصاً فى مظان الاستجابة

محمد كاظم الطباطبائى

(محمد كاظم الطباطبائى)

هذا ما كتبه مولانا الاجل الاعظم وشيخنا الاستاد الافخم الذى
لسان القلم فى مدائحه قصير ومن اتى فى مدحه بابدع مقال
فانما هو اتى بيسير من كثير ملاذ المجتهدين حاوى فضائل
المتقدمين والمتاخرين مادة علوم الدين حجة الاسلام
والمسلمين جناب اقا ميرزا محمد على الرشتى النجفى طاب الله

مضجعه وجعل الفردوس الاعلى مسكنه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى اكرم العلماء بين الانام وجعلهم
منار الهدى واعلام الاسلام ومن ورثة انبيائه الكرام
ورجح مدادهم على دماء سادات الايام وشبه السوء منهم
بالكلب والانعام فقال مثلهم كمثل الكلب ان تحمل عليه
يلهث وانهم الا كالانعام بل هم اضل فى كلام الملك العلام
فمن جملة من فاز ما فاز وبلغ ما بلغ وعلى من حضيض التقليد
الى رتبة الاجتهاد الاجل الاوحد العالم الفاضل الورع النقية
مولى الموالى ومفخر العلماء والعوالى المنزه من كل ريب وشين
سيدنا ومولانا السيد امجد حسين ادام الله فضله ومتع الله
ببقائه الدين فانه زيد توفيقه صاحب الطبع السليم والفهم
المستقيم والملكة المتينة والقدرة على استخراج المسائل
الفرعية عن القواعد الاصولية وانه من مصاديق قول ابى
ابى محمد العسكرى واما من كان من الفقهاء صائنا لنفسه
وحافظا لدينه مخالفا على هواه مطيعا لامر مولاه فللعوام
ان يقلدوه وانه حقيق ان يتصدع بما يتصدع حكام الشرع
ونواب الامام من الافتا والقضاء والسياسة الشرعية

بين الانام واتم زيد عمرة فقد استجازنى فاجزته وانه مجتهد
مطلق وحرام عليه التقليد وعلى زمرة المسلمين ومعاشر المؤمنين
كثر الله امثالهم متابعته والاقتداء والقبول باقواله الشريفة
وافعاله المتينة ثم انى قد اجزته ان يروى عنى بما اروى
عن شيوخى واسلافى من الروايات المودعة فى الكتب المعروفة
من التهذيب والاستبصار والفقيه والكافى ووسائل الشيعة
فاول من اروى عنه العالم الورع الزاهد التقى الصفى الحاج
ملا على الطهرانى ابن ميرزا خليل عن الشيخ عبد العلى الرشتى
عن السيد السند الحبر المعتمد السيد مهدى المعروف
ببحر العلوم عن علامة الشسترى الشيخ مرتضى الانصارى
عن الحاج الملا احمد نراقى عن بحر العلوم وعن شيخ الاواخر الشيخ
محمد حسن صاحب الجواهر عن السيد جواد العاملى صاحب
مفتاح الكرامة عن بحر العلوم وهو عن استاده المولى محمد باقر
بن محمد اكمل البهبهانى وعن المولى محمد باقر هزارجريبى المازندرانى
وهو عن شيوخه واساتيذه فمن جملتهم محمد بن محمد زمان
وميرزا ابراهيم القاضى باصفهان فهما عن محمد حسين بن
مير محمد صالح ومحمد طاهر بن مقصود على ومحمد قاسم بن محمد رضا
عن المولى محمد باقر المجلسى عن والده محمد تقى بن مقصود على عن
الشيخ البهائى عن والده الشيخ حسين بن عبد الصمد الحارثى

عن زين الدين الشهيد الثاني عن الشيخ علي بن عبد العالي
عن علي بن هلال عن ابن فهد عن علي بن الخازن عن محمد
بن مكي الشهيد الاول عن فخر المحققين عن والده العلامة
حسن بن مطهر الحلي الى اخر الشيوخ عن محمد بن يعقوب
كليني ومحمد بن بابويه ومحمد بن حسن الطوسي ثم اوصيه
زيد توفيقه بتقوى الله في السر والعلانية واختيار الخير
لكل مخلوق سيما لاولياء الصديقة الطاهرة فانه من الصلة
الواجبة والتفكر في اخرته ودنياه والوثوق بالله تع
في مهماته واموره والتوكل عليه في جميع اموره وقرائته
القرآن وصلوة الليل والمواظبة لكل يوم خمسة وعشرين مرة
اللهم اغفر للمومنين والمومنات والمسلمين والمسلمات
والاستغفار عقيب العصر سبعًا وسبعين مرةً واياه الضحك
فانه يميت القلب وترك قضاء ما فات منه من الصلوة فعليه
ان يقضيه ولو في كل يوم يوما وترك مجالسة الفسقة والاغنياء
والمترفين وعليه ملازمة الفقراء والضعفاء والمساكين
وعليه ملازمة مطالعة الكتب العلمية ومدارستها واياه
بالكسل واياه بالغضب فاذا غضب فاياه بالكلام
ولكن يحول من مكانه واياه ان يفتي او يحادث احدا
بغير علم والالتماس منه زيد عمره وتوفيقاته

يدعونا بحسن الخاتمة وان لاينسانا فى دعواته وعقيب فريضة كما انه لازم عليه لابويه العبد الاحقر الاذل الاثيم الجانى محمد على بن نصير الرشتى الغروى فى آخر ذى الحجة فى ليلة الجمعة فى الحضرة العلوية فى سنة ثمانية عشر بعد الف وثلاثمائة من الهجرة النبوية

محمد على

مومنین کرام سے التماس ہے کہ ایک سورۃ فاتحہ مؤلف کے بھائی اور والد کی روح کو ایصال کریں



السید بخشش حسین ابن السید اکرام حسین

ارتحال: ۴ نومبر ۱۹۸۵ء مطابق ۲۰ صفر ۱۴۰۶ھ



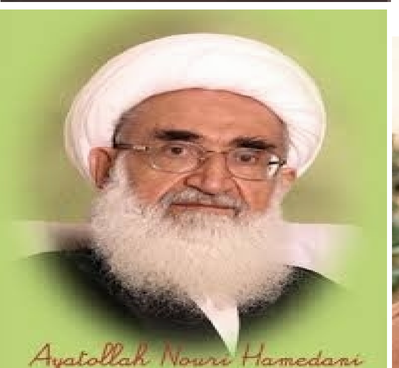
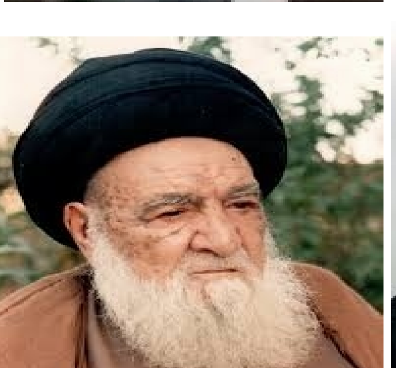
السید اختر امین ابن السید بخشش حسین

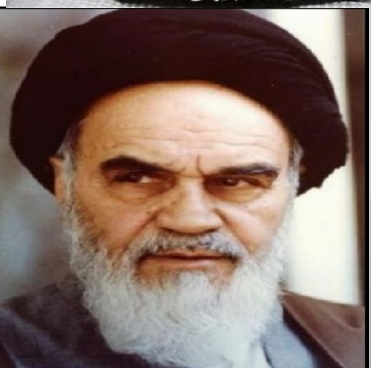
ارتحال: ۱۱ جنوری ۲۰۱۵ء مطابق ۱۹ ربیع الاوّل ۱۴۳۶ھ

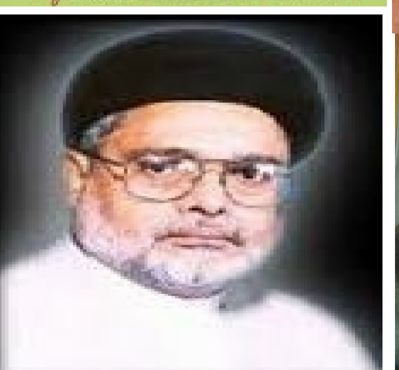


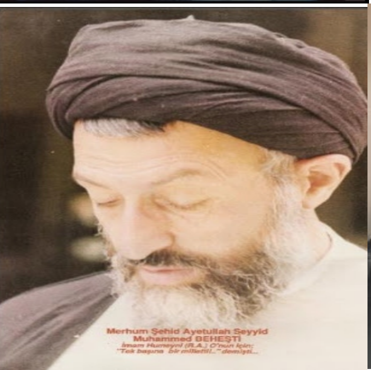


آیت الله سید کاظم یزدی


Ayatollah Nouri Hamedani







shia-online.ir

Merhum Şehid Ayetullah Seyyid
Muhammed BEHEŞTİ
İmam Humeyni (R.A.) O'nun için;
"Tek başına bir milletti!.." demişti...
